ثابت قدم رہنا پڑتا ہے اور بلا خوف و خطر اور بلا جھجک پورے استقلال سے منزلِ مقصود کی طرف قدم بڑھانا ہوتا ہے تب کہیں جاکر اس مقام پر رسائی ہوتی ہے جہاں آتما کا پورا وکاس ہوتا ہے اور اس پدوی کے حاصل کرنے کی اہلیت ہوتی ہے گیان کی اس پرکاشٹا یعنی اعلیٰ ترین مقام تک پہنچنے کے لئے قدم بقدم اور زینہ بہ زینہ اونچا چڑھنا پڑتا ہے۔

یہ کام آسان نہیں ہوتا۔ یہ نرم بچھونے پر آرام کرنا نہیں ہوتا۔ یہ مشکل سے مشکل اور سخت سے سخت کام ہے اس دشوار گذار گھاٹی پر چڑھنا مذاق نہیں۔ شریر، من اور آتما کی پورن شکتی پراپت کرنے کے لئے لوہے کے چنے چبانے پڑتے ہیں ہر کہ ومہ کا یہ کام نہیں۔ اس کام کو کرنے والی نرالی ہستیاں ہوتی ہیں۔ اس درجہ تک پہنچنے کے لئے تمام خواہشاتِ نفس کو مارنا پڑتا ہے اور جیتے جی اپنے آپ کو مُردہ بنانا ہوتا ہے۔ انسان کو دُنیا کی چمک اور جھلک، مایا کی من موہنی بیٹیوں، روپے کی جھنکار اور سُندر چیزوں کی بے پناہ کشش سے منہ موڑنا ہوتا ہے۔ اس سنسار کے ہر قسم کے پرلوبھنوں سے بالاتر اٹھنا ہوتا ہے آنکھیں رکھتے ہوئے مایاوی چمکیلی اور بھڑکیلی وستوؤں سے نگاہ کو دُور رکھنا ہوتا ہے۔ کان رکھتے ہوئے سریلے شبدوں سے پرہیز کرنا ہوتا ہے۔ زبان رکھتے ہوئے رسیلے اور لذیذ بھوگوں سے بچنا ہوتا ہے۔ غرضیکہ سب اندریاں ٹھیک ہوتے ہوئے بھی ان کو وِشیوں سے پرے رکھنا ہوتا ہے لیکن محض دکھاوے کے لئے نہیں بلکہ وہ اندریاں اور ان کا سردار من حقیقتاً ایسا بنانا پڑتا ہے کہ وہ بھوگوں اور وشیوں کو زہر کی مانند تصور کریں اور ساتھ ہی من کے اندر پاکیزگی اور صداقت پورے طور پر گھر کرلیں۔ شدھ آچار اتنا زبردست ہو کہ زندگی ایک نمونہ کی زندگی بن جائے ہر قسم کے ناپاک خیالات دل سے نکل جائیں۔ پورن تیاگ، دان اور تپسیا کا جیون ہو۔ تب کہیں جاکر جیو اس قابل بنتا ہے کہ تیرتھنکر کی پدوی حاصل کرے۔

جین دھرم میں ۲۴ تیرتھنکر مانے گئے ہیں۔ شری بھگوان مہاویر سوامی

آخری تیرتھنکر تھے۔ جین دھرمیوں کی نگاہ میں بھگوان مہاویر کا وہی درجہ ہے یا بلکہ اس سے بھی بالاتر ہے۔ جو بھگوان کرشن کا ہندوؤں کے لئے ہے بھگوان بدھ کا بودھوں کے لئے۔ مہاتما زرتشت کا پارسیوں کے لئے۔ حضرت عیسےٰ کا عیسائیوں کے لئے اور حضرت محمدؐ کا مسلمانوں کے لئے۔

بھگوان بدھ اور حضرت عیسےٰؑ نے بھی آہنسا کا پرچار کیا۔ بھگوان بدھ کے اُپدیش سے کئی راجاؤں نے ظلم و تعدی سے باز رہ کر اہنسا برت دھارن کیا ایسے ہی اپنے پیرؤں کو حضرت عیسےٰ نے اُپدیش دیا کہ اگر تمہاری ایک گال پر کوئی ایک تھپیڑ رسید کرے تو دوسری گال سامنے کردو۔ لیکن ان دونوں مہاپُرشوں کے پیرُوں کے دل سے اہنسا برت مفقود ہوچکا ہے اور وہ دُنیا کے خوفناک ترین جنگ لڑ رہے ہیں۔ لکھوکھا آدمی تلوار کے گھاٹ اُتارے جا رہے ہیں۔ یتیم خانوں، سکولوں اور ہسپتالوں کو بم پھینک کر اُڑا دیا جا رہا ہے۔ لیکن بھگوان مہاویر سوامی کا آہنسا کا اُپدیش آجتک بدستور قائم ہے۔ ان کے پیرو کسی جیو کو نہیں سُناتے۔ نہ ہی کسی جانور وغیرہ کا گوشت کھاتے ہیں۔ جینی لوگوں کی تعداد قریباً ۱۴ لاکھ ہے۔ یہ ترتیب قریب سب کے سب اتہاس اسی اصول کے قائل ہیں۔ دیگر مذاہب کے رہنماؤں اور ہادیوں نے بھی اہنسا کا پرچار کیا۔ اور ان کے پیرؤں نے کسی حد تک اسے قبول بھی کیا لیکن جلدی ہی پھر وہ گوشت خوری کے چسکے میں پڑ گئے۔ اس لئے بلاشبہ یہ ایک قابلِ فخر بات ہے کہ جین دھرم کے پیرو اب تک اس بدعلت سے محفوظ ہیں۔ اور اس اصول کی بڑی سختی سے پیروی کر رہے ہیں۔ بلاشبہ ان میں بھی فرقہ بندی ہوگئی ہے۔ بعض دگمبر کہلاتے ہیں بعض شوتیمبر دہرہ باسی اور بعض سہتانک واسی۔ لیکن سب کے سب اس اہنسا برت کو بڑی خوبی سے نبھا رہے ہیں۔ اور ان تمام فرقوں کا کوئی بھی مرد و زن۔ بچہ بوڑھا گوشت خوری کے نزدیک نہیں پھٹکتا بلکہ ان کو گوشت کے دیکھنے اور اس کا نام تک لینے یا سُننے سے نفرت ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شری مہاویر نے جو اہنسا برت کا اُپدیش اڑھائی ہزار برس سے زیادہ عرصہ

ہُوا ۔ دیا تھا۔ اس میں کوئی خاص طاقت تھی ۔ اس میں کوئی خصوصیت تھی کہ جس کے باعث جین لوگوں نے اسے آجتک نہایت ایمانداری اور ثابت قدمی سے نبھایا ہے۔

بلاشبہ جین دھرم کے اصول بڑے سخت ہیں ۔ ان میں خود ضبطی اور تپسیا کے جیون کی جو ہدایات ہیں ۔ ان پر عمل پیرا ہونا آسان کام نہیں ۔ لیکن جین دھرم میں تیاگی سادھوؤں اور گرہستی لوگوں کے لئے علیحدہ علیحدہ نیم بنائے گئے ہیں۔

سادھو لوگوں کے لئے بہت کڑے اصول رکھے گئے ہیں اور گرہستیوں کو کچھ حد تک ڈھیل دی گئی ہے لیکن پھر بھی وہ نیم اتنے خوبصورت ہیں کہ ان پر عمل پیرا ہونے والا انسان حقیقی معنوں میں انسان بن سکتا ہے اور دنیا کے اندر شانتی اور پوترتا کی زندگی بسر کرنے والا ہوتا ہے ۔ انسانیت کے حقیقی اصولوں سے بہرہ ور ہوتا ہے۔

انسانیت کے سب سے بڑے دو اصول ہیں :-

۱- خود جیو اور دوسروں کو جینے دو۔

۲- کسی سے ایسا سلوک مت کرو ۔ جو کہ تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے۔

ان دو باتوں کو جین دھرم کے اصولوں نے نہایت احتیاط سے مدنظر رکھا ہے۔ دنیا میں حقیقی انسان وہی ہے جو خود امن سے رہے اور سنسار کا امن قائم رکھنے میں مدد کرے ۔ جین دھرم کے اصول سچے معنوں میں اس کی پیروی کرتے ہیں۔

ایک اور خوبی جین دھرم کی یہ ہے کہ اس کے اندر کافی لٹریچر یا ساہتیہ ہر قسم کا موجود ہے یعنی تاریخ قدیمی روایات ، فلسفہ اور نظم وغیرہ ۔ خوبی یہ ہے کہ کسی جگہ بھی کسی گرنتھ کے اندر کوئی فحش یا اخلاق سوز ایک بھی بات نہ ملیگی ۔ جین دھرم کے سب کے سب گرنتھوں کی زبان نہایت پاکیزہ ہے اور وہ اخلاق آموز نصائح سے بھرے ہوئے ہیں ایسی بات دیگر مذاہب کے گرنتھوں میں عام طور پر دیکھنے میں نہیں آتی ۔ بعض مذاہب کی کتابوں میں تو اس قدر حیا سوز اور بد اخلاقی کے مضامین بھرے ہیں کہ جنہیں پڑھ کر یا سنکر انسان کو کانوں میں انگلیاں دبانی پڑتی ہیں ۔ برخلاف اس کے جین دھرم کا ہر ایک گرنتھ کسی جگہ یا کسی مجمع میں نر یا ناری کے سامنے کھلے طور پر پڑھا جا سکتا ہے

قدرتی طور پر جو لوگ مادی دنیا سے کچھ بالاتر اُٹھ کر اپنی حقیقی بہبودی کے متعلق سوچنا چاہتے ہیں۔ ان کے دل میں یہ سوالات سوبھاوک طور پر اُٹھتے ہیں :-

۱۔ آتما کیا ہے ؟
۲۔ آتما اور شریر کا تعلق کیا ہے ؟
۳۔ کیا یہ دنیا انتیہ[1] ہے یعنی محض خواب ہے ؟
۴۔ کیا جیو کا دوبارہ جنم ہوتا ہے ؟
۵۔ کیا جیو سے کوئی بڑی طاقت موجود ہے ؟
۶۔ کیا کوئی سورگ نرک لوک بھی ہیں ؟
۷۔ کیا جیو موکش پا سکتا ہے ؟
۸۔ نیکی اور بدی کیا ہیں ؟
۹۔ کرم کی حقیقت کیا ہے ؟
۱۰۔ منش جنم کی غرض وغایت کیا ہے اور اسے کس طرح سے سپھل بنایا جا سکتا ہے ؟

اِن تمام سوالات کا بلکہ اور بھی ہیچ قسم کے دیگر سوالات کا جو ایک وچار شیل انسان کے دل میں اُٹھتے ہیں۔ جواب جین دھرم میں بڑی خوبی سے دیا گیا ہے۔

ایک انسان خواہ وہ کسی بھی دھرم کا پیرو ہو قدرتی طور پر اس قسم کے سوالات کا جواب جاننے کا خواہشمند ہوتا ہے۔ بلا شبہ جس ڈھنگ سے جین دھرم نے ان اہم سوالات کا جواب دیا ہے وہ قابلِ مطالعہ ہے۔

میں جین دھرم کا پیرو نہیں ہوں لیکن جین دھرم کے بہت سے اصولوں کا مداح ہوں جن کو اپادھیائے شری ۱۰۰۸ آتمارام جی کے پوتر مکھ سے سننے کا مجھے موقع ملتا رہا ہے اس سے پیشتر ایک دو چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ شری اپادھیائے جی کی آگیا پا کر میں نے جین دھرم کے متعلق نظم میں لکھے تھے۔ ان کی آگیا ہوئی کہ بھگوان مہاویر سوامی کی سوانح عمری اردو زبان میں عام جنتا کے لئے لکھی جائے۔ میں نے بڑی خوشی سے اس حکم کی تعمیل میں اس بوجھ کو اپنے سر پر لیا کیونکہ میں نے سمجھا کہ ایسی

[1] فانی

پوتر ہستی کی سوانح حیات پہلے خود پڑھنا پھر ان کو قلمبند کرنا انسان کی اپنی زندگی کیلئے بھی ایک بڑا بھاری لابھ کاری کام ہے اور پھر اگر میرا قلم اس مفید کے لئے کچھ کر سکے تو اس سے بڑھ کر کیا خوش قسمتی ہوگی؟

کسی بھی مہاپُرش کے جیون کا مطالعہ انسان کے لئے بڑا مفید ہوتا ہے۔ اور پھر اس کے جیون کے حالات لکھنا تو اور بھی زیادہ فرحت بخش ہوتا ہے پھر خاصکر بھگوان مہاویر سوامی جیسی بزرگ اور پاکیزہ ہستی کے تپسیا اور قربانی کے جیون کے سوانح لکھنا تو ایک کار ثواب ہے۔ زمانہ دنیا میں جگہ بجگہ جنگ چھڑ رہے ہیں۔ انسان کو انسان تباہ کرنے کے لئے ادھار کھائے بیٹھا ہے۔ ایک قوم کو دوسری قوم کو ہڑپ کرنے کے لئے ہمہ تن کوشش کر رہی ہے۔ گرہستی زندگی نہایت گندہ ہو چکی ہے گھروں میں باپ کا بیٹے سے عناد ہے بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہے بیٹی کو پتنی سے پریم نہیں۔ غرضیکہ گرہست کا سارا شیرازہ تار تار ہو چکا ہے روزانہ کاروباری زندگی میں بھی بڑے نقص آ چکے ہیں۔ اخلاق اور ایمانداری کا خاتمہ ہو چکا ہے دھوکا اور فریب چھل اور کپٹ آجکل کا اصول ہیں جو آدمی زیادہ چھلی ہے، وہ زیادہ ہوشیار سمجھا جاتا ہے جو آدمی پیچیدار بات کر سکتا ہے وہ دانا خیال کیا جاتا ہے جو آدمی دوسروں کو دھوکا دے سکتا ہے وہ ہوشیار، سیاست دان تصور کیا جاتا ہے جو آدمی زیادہ سے زیادہ آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار سکتا ہے اس کو بہادر کہہ کر تمغے اور انعام دیئے جاتے ہیں اس کی تصویریں چھاپی جاتی ہیں جو سائنسدان سخت سے سخت زہریلی گیس اور زیادہ سے زیادہ خطرناک ہتھیار انسانی نسل کو ختم کرنے کے لئے بنا سکتا ہے اس کی تعریف کے پُل باندھے جاتے ہیں اسے خطاب اور ڈگریاں دی جاتی ہیں۔

جب دنیا کی ایسی حالت ہے تو اس وقت ضرورت ہے کہ دنیا والوں کے سامنے وہ باتیں رکھی جائیں کہ جو ان کو اس طرز زندگی اور اس رویہ کی حقیقت سے آگاہ کریں۔ جو انسان کے اصلی فرائض کو واضح کریں اس غرض کیلئے بھگوان مہاویر

سوامی کا جیون چرتر بہترین ماہایت نامہ ہے اور مجھے اس کے طیار کرنے میں خوشی اور فخر ہے۔

اس جیون چرتر کی طیاری میں میں نے زیادہ تر مصالحہ منی چوتھ مول جی مہاراج کے طیار کردہ انگریزی جیون چرتر سے لیا ہے یا کچھ باتیں پنڈت کلیان وجے گنی جی کے سندھی میں لکھے ہوئے جیون چرتر سے لی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک ہم ان مہاپرشوں کے بتائے ہوئے رستے پر ہیں چلتے اور موجودہ بیسویں صدی کی مادی زندگی میں محو ہو رہے ہیں۔ تب تک ہم سکھ اور شانتی حاصل نہیں کر سکتے۔ ہم سکھ تلاش کرتے ہیں وشئے بھوگ میں شراب ما تس میں سینما اور تھیٹروں میں جو کہ حقیقتاً بداخلاقی کے زبردست اڈے ہیں جنتی بیماری طوائفی اور بد چلنی اور عیش کی بیماری ان مقامات سے پھیلی ہے شاید ہی اور کہیں سے پیدا ہوئی ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اشانتی۔ اضطرابی بیقراری۔ بے چینی، بے اطمینانی سب جگہ پھیل گئی ہے۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ راجا پرجا کے تعلقات بھی بگڑے ہوئے ہیں۔ ان میں بھی باہمی بے اعتمادی ہے۔ راجہ چاہتا ہے کہ میں پرجا سے سب کچھ چھین لوں اور پرجا چاہتی ہے کہ ہم راجا کی سلطنت کو ہی الٹ کر رکھ دیں۔ استاد شاگرد کے تعلقات بھی خراب ہو چکے ہیں۔ غرضیکہ ہر جگہ بدامنی اور بے چینی کا دور دورہ ہے۔ ان حالات کا سدھار تبھی ہو سکتا ہے جب ہم زندگی کے اصل مقصد کو اور اس کے درست اصولوں کو سمجھیں اور ان باتوں کی سوجھ ہم کو ایسے مہاپرشوں کے جیون چرتر اور ان کے بتائے ہوئے اپدیشوں سے ہی پڑ سکتی ہے۔

سوال ہو سکتا ہے کہ باوجودیکہ میں جین دھرم کا پیرو نہیں ہوں میں نے اس جیون چرتر کو لکھنے کا کام اپنے ذمہ کیوں لیا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ میں اہنسا دھرم میں ہی سنسار کا کلیان دیکھتا ہوں جب کبھی دنیا میں امن اور شانتی ہوگی وہ اہنسا کے اصول سے ہی ہوگی۔ جنگ اور لڑائیاں آج تک نہ ہی امن کرا سکی ہیں نہ کرا سکیں گی۔ ایک جنگ دوسری جنگ کی بنیاد ہوتی ہے۔ جو قوم یا جو ملک ہارتا ہے وہ سانپ کی طرح

دل ہی دل میں پیچ و تاب کھاتا رہتا ہے اور پہلے سے زیادہ طیاری کر کے اور زیادہ خوفناک جنگ چھیڑتا ہے جس کو ایک چوٹ لگتی ہے وہ دو مارنے کی طیاری کرتا ہے یہ سلسلہ جنگ اسی طرح سے بنا رہے گا۔ اور دنیا میں اسی طرح سے بے چینی اور بدامنی جاری رہیگی جب تک اہنسا کا اصول نہیں برتا جائیگا۔ جس مہاپرش کی آج ساری دنیا تعریف کر رہی ہے وہ اہنسا برت پر عمل پیرا ہے میری مراد مہاتما گاندھی سے ہے۔

آج بعض لوگ اس اصول کی پھبتیاں اڑاتے ہیں اور اس کو ناقابل عمل قرار دیتے ہیں۔ ساتھ ہی اس برت کے پالن کرنے والوں کو کمزور۔ ڈرپوک اور بزدل بیان کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی غلط فہمی یا خوش فہمی ہے۔ جو کمزور انسان خوف سے کسی پر حملہ آور نہیں ہوتا وہ اہنسا برت دھاری نہیں کہا جا سکتا۔ اہنسا برت تو اسی کا ہے جو طاقت رکھتا ہوا کسی سے اپنے علیحدہ نہ کرے۔

جین دہرم کو ناقابل عمل سمجھنے والے گرہست دہرم اور سادھو دہرم میں تمیز نہیں کرتے۔ جیسا کہ پہلے عرض ہوا ہے جین دہرم میں سادہو اور گرہستیوں کے لئے جدا جدا نیم ہیں ان کا علیحدہ علیحدہ کوڈ[2] ہے۔

جین دھرم نے جو پابندیاں منی لوگوں پر لگائی ہیں وہ گرہستیوں پر عاید نہیں ہوتیں اہنسا برت کا پالن کرنے والا کمزور نہیں بلکہ شہ زور ہوتا ہے۔ اسکی پیروی کرنیوالا بزدل نہیں جوانمرد ہوتا ہے۔ بہادر ہوتا ہے کہا بھی ہے ؎

موسےٰ نے یہ کی عرض کہ اے بار خدا　　مقبول تیرا بندوں میں ہے کون سا
ارشاد ہوا بندہ ہمارا وہ ہے　　جو لے کے پر نہ لے بدی کا بدلہ

ایک اور بات اس بارہ میں یاد رکھنے کے قابل ہے۔ اہنسا اور بزدلی جیسا کہ اوپر عرض ہوا ہے دو متضاد باتیں ہیں۔ اہنسا برت کا یہ مطلب نہیں کہ ظالم[1] اور قصور وار آدمی کو سزا نہ دی جائے ہنسا اسکو کہتے ہیں کہ جو اپنی اندریوں اور جذبات کے ماتحت ہو کر خود غرضی سے کسی کو دکھ یا تکلیف دی جائے۔ لیکن اگر کوئی راجہ یا دیگر ذمہ دار شخص ادائیگی فرض کے لئے گنہگار کو سزا دیتا ہے تو

[1] بے انصافی　[2] ضابطہ

اس کا یہ فعل دشمنی اور کینہ پر مبنی نہیں ہوتا نیکی اور بدی دل کے بھاؤ اور نیت پر منحصر ہے
اہنسا کا درست پہلو انسان کو صداقت پسند، راستگو، دلیر، بیخوف اور رحمدل بناتا ہے
مہاتما گاندھی نے ایک موقعہ پر کہا تھا کہ کوئی شخص ایک ہی وقت میں اہنسا کا پیرو اور بزدل نہیں ہو سکتا
اس مہابرت کے پالن کرنے کے لئے بھی مردانگی، دلیری، بہادری اور عالی حوصلگی
کی ضرورت ہے یہ ایک سپاہی کی سب سے بڑی سپاہیانہ خوبی ہے۔ یاد رکھئے جس
سپاہی کو اپنی حفاظت کیلئے جتنے زیادہ ہتھیاروں کی ضرورت ہے اتنا ہی وہ بودا سپاہی
ہے سچا سپاہی وہ ہے جو گولیوں کی بوچھاڑ میں اپنے دشمنوں پر رحم کر جان قربان کر دیتا
ہے کسی معصوم بہن کی عزت ایک اہنسا برت کے پیرو کے ہاتھ میں زیادہ محفوظ ہے۔
بہ نسبت اس آدمی کے جو محض ہتھیاروں کے زور سے اسکی حفاظت کرنا چاہتا ہے۔
ہتھیار والے کے ہتھیار ناکارہ بھی ہو سکتے ہیں لیکن اہنسا برت دھاری جب تک اس
کے سانس میں سانس ہے اپنے فرض کی ادائگی سے پیچھے نہ ہٹیگا اسلئے اہنسا برت کو
بزدلی اور کائرتا سے نسبت دینا ایک بڑی بھاری غلط فہمی اور بھول ہے۔ سچ
تو یہ ہے کہ اس اصول کو بھلا دینے سے ہی ہم دکھوں میں مبتلا ہیں یہ کینہ وریاں اور
سینہ زوریاں اس اصول کو بھلا دینے کا ہی نتیجہ ہیں۔ اس کے متعلق آگے بھی موقعہ بموقعہ
عرض کیا جائیگا اور اس اہنسا برت کی فضیلت کو اچھی طرح سے واضح کیا جائیگا لیکن
یہاں تو اتنا عرض کرنا ہی کافی ہے کہ دنیا کی نجات دنیا کا امن اسی اصول میں پنہاں ہے اس
اصول کو اگر ٹھیک طور پر سمجھ لیا جائے تو انسان میں وہ طاقت آتی ہے کہ وہ خود پاپ نہیں کرتا۔
خود ظلم ڈھاتا نہیں اور دوسروں کو پاپ اور ظلم سے باز رکھ سکتا ہے سختی سے نہیں بلکہ
اپنی نیک مثال سے اپنی آتمک شکتی سے۔ دنیا والوں کو اس وقت سخت ضرورت ہے
کہ اہنسا کے ٹھیک معنی سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہوں تاکہ سارے دکھوں سے نجات ملے۔
امید ہے کہ حقیقت سے پیار کرنے والے دنیا کی بھلائی چاہنے والے بھائی
اس مہاپرش کے جیون چرتر کو پڑھ کر زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرینگے

چاولہ

چوبیس ۲۴ تیر تھنکر

جس طرح ہندو دھرم میں چوبیس اوتار ملنے جاتے ہیں۔ اسی طرح جین دھرم میں بھی چوبیس تیر تھنکر ہوئے ہیں۔ تیر تھنکر کے لفظی معنی ہیں پوتر کرنے والا۔ چونکہ تیر تھنکر اپنے پوتر اور اعلیٰ اُپدیشوں اور اچھی نصائح سے گناہ آلودہ ہستیوں کو راہِ راست پر لاتے ہیں۔ راہ راست سے بھٹکے ہوؤں کو واپس اصلی مقام پر لاکر سیدھی راہ پر چلاتے ہیں۔ اس لئے ان کو تیر تھنکر کہا جاتا ہے ہم ان کو نجات دہندہ کے نام سے پکار سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ پاپ کے سمندر میں ڈوبتے ہوؤں کو بچاتے ہیں اور کئی انسانوں کو جنم مرن کے چکر سے رہائی دلاتے ہیں۔ خود ضبطی۔ نیک خصالی۔ بلند خیالی۔ روشن ضمیری۔ مستقل مزاجی۔ رحمدلی۔ اور محبت کی اعلےٰ صفات رکھنے کے باعث وہ اپنے پوتر اُپدیشوں سے لوگوں کی زندگی پلٹ دیتے ہیں۔ گناہ کی تاریک غار سے نکال کر نیکی کی شاہراہ پر ڈال دیتے ہیں اور اس طرح اُن کے نجات دہندہ بننے میں دماغی اور قلبی بندھن چھڑا کر خود شناسی کے مقام پر پہنچاتے ہیں بد رسوم اور قبیح رواجات کی کھلے بندوں ہجو کر کے اُن کو دُور کراتے ہیں اور محبت اور اخلاق کا شیوہ لوگوں کو سکھلاتے ہیں۔ اسی طرح سے وہ پرانی حالت کی بھلائی اور بہبودی کیلئے خود بیشمار مصائب برداشت کرتے ہیں۔ دُکھ سہتے ہیں زحمتیں اُٹھاتے ہیں لیکن ان کو اس بات کی بڑی طمانیت ہوتی ہے کہ ان کی زندگی دوسروں کی خدمت کے لئے صرف ہوتی ہے۔ ان پاک ہستیوں کا ایک خاص وصف یہ ہوتا ہے کہ وہ اعلیٰ اور ادنیٰ۔ امیر و غریب۔ شاہ اور فقیر میں کوئی تمیز نہیں کرتے۔ ملک اور رنگ کا بھی کوئی امتیاز نہیں کرتے۔ ان کی زندگی ان کے سبق۔ ان کی ہدایات ہر بنی نوع انسان کے لئے ہوتی ہے ؎

صاف باطن جو ہیں آتے ہیں برابر سب سے پیش
عکس آئینے میں یکساں ہے گدا و شاہ کا

ان کی تعلیم یہ ہوتی ہے کہ تمام ذی روح ہستیوں میں ایک سی ہی جیون شکتی ہے۔ ہر ایک کو ایک سا ہی دُکھ ہوتا ہے۔ اس لئے کسی دُکھ پہنچانے یا دل آزاری کرنے سے ہمیشہ پرہیز کرنے کی عادت بنا دُو۔

تیرتھنکر کے ہم معنی الفاظ اور بھی ہیں۔ جیسے "جن"۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جس نے اپنے آپ کو پورے طور پر بس میں کر لیا ہے۔ اپنے حواس اور من پر مکمل طور پر قابو پاکر اپنے اندر سے کرودھ۔ غیریت۔ نفرت۔ کدورت بغض اور کینہ کے جذبات نکال کر اپنے قلب کو پاکیزہ بنا لیا ہے۔ دوسرا ہم معنی نام "ارہنت" بھی ہوتا ہے جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ وہ انسان جس کی تعظیم انسان اور دیوتے یکساں طور پر کرتے ہیں۔ وہ سب کے لئے قابل تعظیم ہستی ہوتا ہے۔

تیرتھنکر اس دنیا کے بندوں کو اندھیرے سے نکال کر پرکاش میں لاتے ہیں۔ جین دھرم کے عقیدہ کے مطابق تیرتھنکر بھی کسی وقت ایک معمولی انسان ہوتے ہیں لیکن جنم جنمانتروں کی تپسیا۔ دان۔ سیوا اور پاکیزگی کی زندگی بسر کرنے کے بعد تیرتھنکر کی پدوی حاصل کرتے ہیں اور پھر وہ اس قابل ہوتے ہیں کہ ڈوبتے ہوؤں کو بچائیں۔ پاپ کی آگ میں جلتے ہوؤں کو پوترتا کے چشمہ سے اشنان کرا کے شانتی دلائیں۔ اور اس دُنیا کے دُکھ بھرے سمندر سے باہر نکالیں۔

جین دھرم کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جو تیرتھنکر اس وقت تک دنیا میں ظہور پذیر ہو چکے ہیں یا جن کو ورود ابھی ہونا ہے وہ سب کے سب اعلےٰ اور نیک نہاد شاہی خاندانوں سے جنم لینے والے ہوتے ہیں ان کا بچپن پریم اور محبت سے بھرا ہوا ہوتا ہے جن تیرتھنکروں نے ابھی کرم بھوگ ختم نہیں کیا ہوتا وہ اپنے گرہست باس میں شادی کرتے ہیں لیکن جن کا کرم بھوگ ختم ہو چکتا ہے یعنی وہ اپنا کرم پھل پورا کر لیتے ہیں وہ گرہست باس بھی نہیں کرتے اور شادی کے بندھن میں نہیں پڑتے جو تیرتھنکر کے جیو شادی کرتے بھی ہیں وہ بھی وشئے بھوگ کے جال میں نہیں پھنستے۔ اگرچہ انکے پاس عیش و عشرت اور طرب و نشاط کے لئے بے اندازہ دولت اور دیگر ہر قسم کے سامان

آسائش موجود ہوتے ہیں۔ لیکن وہ ان سب سے بے نیاز رہ کر دنیاوی چیزوں سے خوشی حاصل کرنے کا دھیان تک نہیں کرتے۔ وہ شاہی تخت پر حکومت کرنے کے لئے بھی اس لئے بیٹھتے ہیں کہ یہ دکھا سکیں۔ کہ سلطنت کا کام کس طرح عدل و انصاف سے کرنا چاہیئے۔ کس طرح اپنی رعایا سے بچوں کا سا سلوک کرنا چاہیئے۔ کس طرح سے سلطنت میں امن قائم رکھنا چاہیئے۔ اس مدعا کو پورا کر کے پھر وہ اپنے تخت سے دست بردار ہو جاتے ہیں اور اپنا راج بھاگ اپنی جاہ و حشمت اپنی شان و شوکت۔ اپنا زر و دولت سب کچھ چھوڑ کر اس روحانی سرور سے لطف اندوز ہوتے ہیں کہ جو حقیقتاً ان کا مقصد حیات ہوتا ہے۔ سلطنت کا ورثہ وہ ایک ہیچ شے سمجھتے ہیں۔ ان کی اصلی وراثت سرورِ سرمدی۔ سرورِ مطلق۔ پورن آنند ہوتا ہے اور اسی کی طرف وہ گامزن ہو کر اس آنند کے سروت پر پہنچ جاتے ہیں۔ خود تو وہ اس میں غوطہ زن ہوتے ہی ہیں اس میں غسل کرتے ہی ہیں لیکن دوسرے پرانیوں پر بھی اس چشمہ سے امرت آنند کے چھینٹے پھینکتے ہیں۔ بلکہ وہ امرت پلاتے بھی ہیں جس کے پینے سے دنیا کے بندوں کو بھی ہوش آتی ہے ان کا مایا کا نشہ اتر جاتا ہے۔ انہیں اپنی غلط راہروی کی آگاہی ہوتی ہے۔ اپنی غلط کاریوں کا احساس ہوتا ہے اور پھر وہ ٹھیک راستہ پر چلنے لگتے ہیں۔ اور اپنی بہبودی کر سکتے ہیں۔

تب وہ تیرتھنکر اور بھی زیادہ خود ضبطی اور کڑی تپسیا کا جیون بسر کرتے ہیں اور جب ان کے رہے سہے کرم جنکو "بھوگاولی کرم" کے نام سے پکارا جاتا ہے اور جو ان کے سچے گیان کی پراپتی میں رکاوٹ ڈالتے ہیں وہ بھی ناش ہو جاتے ہیں۔ تب وہ "کیول گیان" کی پراکاشٹھا حاصل کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد وہ خود بھی امرت سروت بن جاتے ہیں۔ ان کے روم روم سے بال بال سے وہ امرت جھرتا ہے ان کے درشن ماتر سے شانتی حاصل ہوتی ہے ان کے بچن بچن امرت کی دھارائیں بن جاتی ہیں۔ اور وہ جہاں جاتے ہیں وہ مقام پوتر ہو جاتا ہے۔ جہاں بولتے ہیں وہ فضا اور وایو منڈل پوترتا کی خوشبو سے بھر جاتا ہے۔ جہاں چلتے ہیں وہ بھی مبارک

بن جاتی ہے۔ اس درجہ کو حاصل کرنے کے بعد وہ اپنے آپ کو بالکل بھول جاتے ہیں اپنے سکھ یا آرام کا ان کو مطلق دھیان نہیں رہتا ان کے سامنے اگر کوئی کام ہوتا ہے تو یہ کہ دکھیوں کے دکھ کو دور کرنا، ڈوبتوں کو بچانا، اٹھتوں کو سہارا دینا۔ گرے ہوؤں کو چلانا، اور چلتے ہوئے کو دوڑا کر اسی آنند سروپ کی طرف لے جانا کہ جہاں پہنچکر وہ خود اس پدوی کو پراپت ہوئے ہیں وہ کوئی چیز کسی سے چھپا کر نہیں رکھتے وہ کوئی خواست نہیں کرتے۔ یعنی گیان کا جو اتم دھن ان کے پاس ہوتا ہے وہ دونو ہاتھوں سے لٹاتے ہیں جو بھی امیر یا غریب اسے حاصل کرنا چاہے لے سکتا ہے۔ ان کا اپدیش ان کی تعلیم کسی خاص فرقے یا قوم یا ملک کے لئے نہیں ہوتی بلکہ ہر ایک بنی نوع انسان کی بھلائی ان کو مقصود ہوتی ہے اور ہر ایک کے لئے ان کے فیض کا باب کھلا ہوتا ہے وہ نہ صرف یہ کہ خود اعلیٰ طریقہ زندگی اختیار کرتے ہیں، نہ صرف یہ کہ خود ہی سیوا اور پریم کا جیون بسر کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی یہی ہدایت کرتے ہیں انکی تعلیم کا لب لباب یہ ہوتا ہے ؎

سبق آدمیت کے سب کو پڑھاؤ   ہر اک ذی نفس کو شانتی سکھاؤ
ہر اک شخص کو گمرہی سے بچاؤ   وہ راستی پر جہاں بھر کو لاؤ
جہاں کو محبت کے جوہر دکھاؤ   کبھی بھی کسی کے نہ دل کو دکھاؤ
جذبات نیکی کو دل میں بٹھاؤ   برے کی برائی کو تم بھول جاؤ

اس تعلیم کو وہ نقارے کی چوٹ سے گھر گھر میں کونے کونے میں جگہ جگہ میں پہنچاتے ہیں اور اپنا یہ نعرہ ہر ایک کان میں سناتے ہیں جو خوش قسمت لوگ ہوتے ہیں وہ اس پوتر شکشا کو سنکر دھارن کر لیتے ہیں۔ دوسرے اسے سن کر بھی محروم رہ جاتے ہیں جیسے بارش ہر ایک جگہ برستی ہے، لیکن ریت تو اسے جذب کر لیتی ہے اور پتھر پھر بھی ویسے کا ویسا ہی کورا رہ جاتا ہے۔ سورج جب نکل آتا ہے تو ہر جگہ روشنی ہو جاتی ہے لیکن الو اور چمگادڑ روشنی سے ڈر کر اندر دبک کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ایسے ہی کئی بد قسمت انسان ایسی پاک ہستیوں کی آمد پر بھی ان کی پوتر شکشا سے فائدہ نہیں اٹھاتے ہیں۔ سچ کہا ہے ؎

عبث ہے پند و نصیحت بھی کور باطن کو
مثل ہے یہ کوئی اندھے کو کیا دکھائے چراغ

جب کیول گیان کی پراپتی ہو جاتی ہے تو ان کی شکشا سے ان کے بھگتوں کے یہ بھاو بنتے ہیں۔

۱۔ من پوتر تا۔ شانتی اور سنتوش کا چشمہ بن جاتا ہے
۲۔ شاہ و امیر۔ ادنےٰ و اعلےٰ۔ چھوت اچھوت۔ شہ زور اور کمزور کی تمیز مفقود ہو جاتی ہے۔
۳۔ محض جنم سے کسی کا کوئی ادھیکار تسلیم نہیں کرتے۔ نہ ہی کسی خاص ملک، جاتی یا ونش میں پیدا ہونے سے کسی خاص رعایت یا سلوک کا حقدار مانتے ہیں۔
۴۔ بڑائی کا معیار ان کی نگاہ میں نیک خیالی اور نیک اعمالی ہوتا ہے
۵۔ اپنے سکھ یا جینے کے لئے اوروں کی جان لینا رذالت اور کمینگی سمجھتے ہیں۔
۶۔ خوضبطی، تپسیا اور خلق خدا کی خدمت کی طرف ان کی رغبت بڑھتی ہے،

جو جیو تیرتھنکر کی پدوی کو پہنچ جاتا ہے۔ اس میں خاص اوصاف آجاتے ہیں۔ اور اس کے سارے دوش دُور ہو جاتے ہیں۔ اس کے کلام میں بھی خاص خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں جو کہ تعداد میں ۳۵ کہی گئی ہیں اور ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ پاکیزہ (۲) وزندار (۳) پُرسانز اخلاق (۴) سنجیدہ (۵) صاف اور گونجتی ہوئی (۶) مسرت انگیز (۷) سُریلی (۸) پُرمعنی (۹) باربط و ضبط (۱۰) رعب و اقبال غیر مبہم (۱۲) بے خطا (۱۳) شیریں (۱۴) باموقعہ (۱۵) مختصر (۱۶) واضح (۱۷) نصیحت آمیز (۱۸) قابل فہم (۱۹) رس بھری (۲۰) دلپذیر (۲۱) سلسلہ وار (۲۲) دھارمک۔ (۲۳) خودستائی یا غیبت سے پاک (۲۴) قابل تعریف (۲۵) شُدھ (۲۶) مؤثر (۲۷) عجلت سے پاک (۲۸) ملیے وقفوں سے بالاتر (۲۹) غصہ اور خوف سے بری (۳۰) اہمیت جتلانے والی (۳۱) مشرح (۳۲) فصیح (۳۳) پُرزور (۳۴) بغیر تکان

کے ۱۵ سو خاتمہ پر بند ہونے والی
جن دوشوں سے تیرتھنکر پاک ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد اٹھارہ بتلائی گئی ہے
اور ان کی تفصیل ذیل ہے:۔
(۱) دان میں رکاوٹ (۲) پیاری چیزوں کے تیاگ میں رکاوٹ (۳) وشئے بھوگ (۴) عیش و طرب (۵) ویریتا میں رکاوٹ (۶) قہقہہ مار کر ہنسنا (۷) دنیاوی چیزوں میں پھنسنا (۸) دنیا سے بالکل پرہیز (۹) کدورت (۱۰) خوف (۱۱) نفس پرستی (۱۲) رنج (۱۳) جھوٹی شردھا (۱۴) جہالت (۱۵) کاہلی (۱۶) بے ضبطی۔ (۱۷) رغبت (۱۸) نفرت۔
جین دھرم کے پہلے تیرتھنکر رشب دیوجی ہوئے۔ وہ ایک بڑے آدمی کے لڑکے تھے پھر اپنے قوتِ بازو و خردمندی سے راجہ بن گئے۔ راجہ بننے کا رواج انہوں نے ہی پہلے پہل چلایا۔ ان کی بدھی اتنی تیز تھی کہ انہوں نے اپنی سلطنت کے اندر بے شمار قسم کے صیغے رائج کئے۔ صنعت و حرفت چلائی۔ دستکاری کو فروغ دیا۔ تجارت اور بیوپار کے طریقے چلائے۔ انہوں نے مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ فن رائج کئے۔ مردوں کے لئے ۷۲ اور عورتوں کے لئے ۶۴ فن تجویز کئے۔ علاوہ ازیں مختلف زبانوں کا لکھنا پڑھنا اور سائنس کی باتیں لوگوں کو سکھلائیں سنو قسم کی شلپ کلا یا دستکاری رائج کی۔ اس وقت ۳۶ جاتیاں موجود تھیں ہر ایک جاتی کے ہر ایک فرد کو اس کی لیاقت و استعداد کے مطابق بغیر کسی تمیز کے یہ تمام فن سکھائے جو مختلف قسم کے فن مختلف قسم کی زبانیں اور مختلف قسم کی سائنس مختلف جاتیوں کو سکھلائے گئے۔ ان سب کے نام جین شاستروں میں مع تشریح کے درج ہیں۔ یہاں گنجائش نہیں کہ ان تمام کو بالتفصیل لکھا جائے بہر حال یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ دستکاری اور صنعت کو رشب دیو نے بہت فروغ دیا۔ اور یہی وجہ تھی کہ اس وقت دیش بالکل خوشحال اور دھن و مال سے بھرپور تھا جس وقت سے یہ چیزیں دیش سے نکل گئی ہیں اس وقت سے بھوک

اور قحط اس دیش کا پیچھا ہی نہیں چھوڑتے۔ آج بھی دنیا اس بات کو مان رہی ہے کہ وہی دیش خوشحال اور ترقی یاب ہو سکتا ہے کہ جہاں صنعت وحرفت یعنی کلا کوشل خوب زور شور سے اختیار کی جائیگی اور ہمارا مشاہدہ بھی یہی بتا رہا ہے۔

فرض کیجئے کہ ایک لڑکے نے کئی ہزار روپیہ خرچ کر کے بی اے پاس کیا۔ لیکن اگر اسکو کوئی ملازمت نہ مل سکے تو اس کا ہزاروں روپیہ خرچ کیا ہوا اور اتنی عمر لگائی ہوئی سب ضائع جاتی ہے۔ لیکن دوسری طرف ایک لڑکے نے دو سال لگا کر بکری یا چاندی سونے کا سامان بنانا سیکھ لیا۔ وہ کبھی بھوکا نہیں مر سکتا۔ وہ کسی کا محتاج یا دست نگراں نہ ہوگا۔ اس لئے رشب دیو جی نے جو کلا کوشل پر اتنا زور دیا۔ اور ہر ایک پرش اور ناری کے لئے اس کا سیکھنا لازمی قرار دیا۔ اس کے اندر یہی راز تھا لیکن اس ملک کی بدقسمتی ہےکہ آج لوگ صنعت وحرفت سے دور بھاگتے ہیں اس میں اپنی ہتک سمجھتے ہیں اور اسے ایک نیچ کام سمجھتے ہیں۔ دس روپے کی نوکری پسند کریں گے لیکن چار روپے روز کا دیگر بننا پسند نہ کریں گے۔ یہی غلامی کی علامتیں ہیں اور بدقسمتی کے نشانات۔

یہ سب ایجادیں اور ترقیات کر کے پھر رشب دیو جی نے راج پاٹ چھوڑ کر بڑی کڑی تپسیا کر کے کیول گیان حاصل کیا۔ اور جہاں پہلے اپنی سلطنت میں مادی ترقی اس قدر زبردست کی تھی وہاں پھر ہزاروں پرانیوں کو چاہ ذلالت سے نکال کر زندگی کی سچی راہ پر چلایا۔

اس کے بعد جو تیرتھنکر ہوئے ہیں طوالت مضمون کے لحاظ سے ان کے صرف نام دئے جاتے ہیں اگرچہ ان میں سے بھی بعض کے حالات بڑے دلچسپ اور سبق آموز ہیں:-

۱. شری اجیت ناتھ جی	۳. شری شمبھو ناتھ جی
۴. شری ابھی نندن سوامی جی	۵. شری سمتی ناتھ جی
۶. شری پدم پربھو جی	۷. شری سپارس جی

۸۔ بھگوان چندر پربھو جی	۹۔ شری سودھی ناتھ جی
۱۰۔ شری شیتل ناتھ جی	۱۱۔ شری شرے انس ناتھ جی
۱۲۔ شری واسو پوجیہ جی	۱۳۔ شری ومل ناتھ جی
۱۴۔ شری اننت ناتھ جی	۱۵۔ شری دھرم ناتھ مہاراج
۱۶۔ شری شانتی ناتھ جی	۱۷۔ شری کنتھو ناتھ جی
۱۸۔ بھگوان ار ناتھ جی	۱۹۔ شری ملی ناتھ جی
۲۰۔ شری منی سبرت جی	۲۱۔ شری نمی ناتھ جی
۲۲۔ شری ارشٹ نیمی ناتھ جی	۲۳۔ بھگوان پارش ناتھ جی

تیرتھنکر بننے سے پیشتر کئی جیون تپسیا کے گذارنے پڑتے ہیں۔ چھوٹی یونیوں میں بھی اپنے پچھلے کرموں کا پھل بھگتنے کے لئے جانا پڑتا ہے جیسا کہ آگے شری مہاویر سوامی کے پچھلے جنموں کی تفصیل میں بتایا جائیگا۔ تیرتھنکر بننے سے پیشتر سادھو بن کر کئی زندگیاں گذارنی پڑتی ہیں۔ جین دھرم کے سادھوؤں کا جیون بڑی کڑی تپسیا کا ہوتا ہے۔ وہ اپنے لئے سب قسم کے آرام تیاگ دیتے ہیں کھانے پینے، رہنے سونے میں نہایت خود ضبطی اور سنیم کا جیون بسر کرنا پڑتا ہے جین سادھوؤں کے جو دھرم مقرر کئے گئے ہیں وہ مانو انسان کو ایسا بنا دیتے ہیں جیسے کہ سونا بھٹی میں پڑ کر کندن بن جاتا ہے بشرطیکہ وہ نیم پورے طور پر پالن کئے جائیں۔ کیونکہ سچے سادھو وہی ہوتے ہیں۔ جو کام کرودھ، لوبھ موہ، اہنکار دویش اور درودھ سے بالاتر ہوتے ہیں۔ ان کی قوت برداشت ایسی ہوتی ہے جیسی کہ پرتھوی کی جس کے اوپر انسان تھوکتے ہیں، سی بھیشاب کرتے ہیں لیکن پھر بھی وہ کھانے کے سارے پدارتھ پیدا کر کے جیووں کی پالنا کرتی ہے۔ سادھوؤں کو سمندر کی طرح گمبھیر رہنا پڑتا ہے جس میں انیک ندیاں اور بے شمار دریا گر پڑتے ہیں لیکن وہ ویسے کا ویسا شانت کھڑا رہتا ہے۔ اسی طرح لاکھوں من پانی سمندر کا سورج دیوتا روز بھاپ بنا کر اٹھا لیتا ہے۔ پھر بھی اس میں کوئی فرق نہیں آتا۔

ویسے کا ویسا اڈول کھڑا رہتا ہے۔ اسی طرح سے نندا یا استتی، دکھ یا سکھ، سردی یا گرمی یا دوسرے دوند[1] سادھوؤں پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتے۔ وہ ہر حالت میں شانت اور دھیر رہتے ہیں۔ جین دھرم یہ مانتا ہے کہ تیرتھنکر کی پدوی پانے کے لئے کسی خاص جاتی، دیش یا تذکیر و تانیث یا اور کسی قسم کی قید نہیں ہے۔ کسی بھی جاتی کا کسی بھی ملک کا۔ کسی بھی رنگ کا مرد یا عورت جو بھی جین دھرم کے بنائے ہوئے اصولوں کے مطابق سادھنا کریگا۔ وہ تیرتھنکر کا درجہ پا سکتا ہے۔ جو بھی کمائی کریگا وہ پھل پائیگا۔ جو بھی سچائی۔ نفس کشی۔ بھلائی اور تیاگ کا جیون بسر کرے گا، وہی اس روحانی حکومت کا حقدار بن جائیگا۔ جو بھی دنیاوی چیزوں کی دوستی چھوڑ کر، صداقت، خود ضبطی رحم اور خدمت اور ترک کو اپنا دوست بنائیگا۔ وہ اس چشمۂ سرور میں غوطہ زن ہوگا۔ جو بھی پاپوں اور گناہوں کا ناش کرکے، پاکیزگی، عبادت اور نیکی کی راہ پر جائیگا۔ وہی اس فرحت بخش چمن میں جاگزیں ہو سکیگا۔ یہ درجہ یہ پدوی کسی کی میراث نہیں کسی کا اجارہ نہیں۔ ہر ایک اس کا دعویدار اور ہر ایک اس کا حقدار بن سکتا ہے۔ یہ تو ایک قسم کا سوئمبر ہے جو بھی شرائط پوری کریگا، وہی مطلوب شئے پا کر محظوظ ہو جائے گا۔ چنانچہ انیسویں تیرتھنکر شری ملی ناتھ جی ایک عورت تھے۔

سادھن

تیرتھنکر کی پدوی پانے کے لئے اپنے حواس پر قابو پانا۔ دنیاوی تعلقات سے پرہیز کرنا اور مادی اشیاء کے مزوں سے بے نیاز رہنا تو لازمی امر ہے۔ لیکن اس کے علاوہ بیس خاص ایسے سادھن ہیں کہ جو اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے جین شاستروں میں مندرج ہیں ان کی کچھ تفصیل یہاں لکھی جاتی ہے۔

۱۔ ایسے ارہنت سادھوؤں کے اپدیش سننا۔ ان میں شردھا رکھنا اور ان کی سیوا کرنا جنہوں نے اپنے آپ پر قابو پالیا ہے۔ جو کہ اپنے اور دوسرے جیووں میں کوئی فرق نہیں دیکھتے۔ جنہوں نے تمام خواہشات اور غم و غصہ کے جذبات کو زیر کرلیا ہے۔ جنہوں نے آتمک گیان حاصل کرلیا ہے یعنی اپنے آپ کو پہچان لیا ہے اور جو اس سنسار کے رنج و راحت سے بالاتر ہو کر اور روحانیت سے سرشار ہو کر

[1] ضدیں

گھومتے ہیں کسی مقام پر مستقل طور سے نہیں ٹھہرتے۔

۲۔ بار بار "سدھ پد" کا دھیان کرنا۔ یہ وچار کرنا کہ وہ پد کس طرح سے پایا جاتا ہے اور انہیں کھیا دوں کو من میں دھارن کر کے اپنی توجہ جماتا اور ایسے سادھن کرنا جن سے وہی اوصاف حاصل ہو سکیں۔ سدھ پد آتما کی وہ حالت ہوتی ہے کہ جب کیول گیان حاصل ہو جائے اور موکش کا ادھیکاری بن جائے اس پد کو اجرام پد بھی کہتے ہیں۔

۳۔ پروچن پد۔ بارہ انگوں میں پورا اعتقاد ہونا یہ جین دھرم کے شاستر ہیں۔

۴۔ آچاریہ پد۔ اُنچ درجہ کے آچاریوں کی پوجا کرنا اور ان کی سیوا کرنا ایسے آچاریہ کہ جو نہ صرف آپ ہی نکوکار اور عالم باعمل ہیں، بلکہ اوروں کو بھی نیکی کی راہ پر چلاتے ہیں، جو ہمیشہ دھرم، ستیہ اور دیا کا ہی پرچار کرتے ہیں اور خود ان گنوں کا نمونہ بن کر دکھلاتے ہیں۔

۵۔ ستھور پد۔ ایسے ستھور مہاتماؤں کی پوجا کرنا اور ان کو پرنام کرنا اور بعض کے گنوں کا دھیان کرنا جنہوں نے کم از کم بیس سال ایسے جیون میں گذارے ہیں اور جنہوں نے سوتروں کے راز سمجھ لئے ہیں اور جن کی عمر ساٹھ سال کے قریب ہو چکی ہے اور یہ زمانہ عمر نکوکاری اور پاکیزگی میں بسر کیا ہے۔

۶۔ اپادھیائے پد۔ دھرم شیل اپادھیاؤں کی پوجا کرنا۔ اور ان کو پرنام کرنا۔ ایسے اپادھیائے جو کہ سچے بھاؤ سے دھرم مارگ پر چل رہے ہیں۔ جو کہ منشیوں کو سوتروں کے ارتھ محض دوسروں کی بھلائی کے لئے بیان کرتے ہیں۔ جو ہمیشہ مطالعہ اور مراقبہ میں لگے رہتے ہیں اور اپنے جاہل چیلوں کو بھی پستی سے اُٹھا کر بلندی پر لے جاتے ہیں۔

۷۔ سادھو پد۔ سنت سادھو۔ مہاتما اور سنیاسیوں کی پوجا اور سیوا کرنا جن کی زندگی صداقت سے پُر ہے۔ جن کا علم راستی سے مملو ہے اور جن کا عقیدہ سچائی پر مبنی ہے۔ اور اس طرح سے وہ مکتی کے نزدیک پہنچ رہے ہیں۔

جو باقاعدہ مہابرت دھارن کرتے ہیں رات کو نہیں کھاتے۔ سادھوؤں کے ۲۷ گن ان کے اندر ہیں اور کرن ستری اور چرن ستری کے اوصاف کو اختیار کرکے سادھوؤں کی زندگی پوری احتیاط و توجہ سے بسر کرتے ہیں۔

۸۔ گیان پد۔ عالم دانا اور سچے پرشوں کی پوجا وسیوا کرنا اور جین شاستروں کی فلاسفی کا مطالعہ سچی عقیدت اور مکمل اعتماد سے کرنا۔

۹۔ درشن پد۔ غلط عقیدوں کو خیرباد کہنا اور درست عقیدہ (سمیکتو) کی پیروی کرنا سچے گوروؤں اور دیوتاؤں کی پوجا کرنا جو کہ اوگنوں سے پاک ہیں۔ اور پانچ برتوں کو دھارن کرتے ہیں اور تیرتھنکر کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل پیرا ہوتے ہیں

۱۰۔ ونئے پد۔ ارہنت۔ آچاریہ۔ اپادھیائے اور منیوں سے نہایت نرمی سے برتاؤ کرنا اور ان کی پوری تابعداری اور فرمانبرداری کرتے ہوئے ان کے احکام کو بجالانا۔

۱۱۔ آوشیک پد۔ روزانہ کے چھ نتیہ کرم (جو کہ سادھوؤں اور عوام دونوں کے لئے لازمی ہیں) پوری عقیدتمندی اور صدقدلی سے بجالانا۔

۱۲۔ شیل پد۔ خیال۔ کلام اور فعل (من۔ بانی۔ کرم) تینوں سے برہمچریہ کا پالن کرنا۔ یعنی مکمل طور پر نفس کو قابو میں رکھنا۔

۱۳۔ ویراگیہ پد۔ دنیاوی لذات اور تعلقات سے بچنا۔ آرت اور رودر دھیان سے پرہیز کرنا یعنی جو رنج وخوف سے تعلق رکھتے ہیں۔ محض دھارمک دھیان کرنا۔

۱۴۔ تپ پد۔ بارہ قسم کی اندرونی اور بیرونی تپسیا میں لگنا۔ ان میں فاقہ کرنا۔ کم کھانا۔ ضرورت کو کم کرنا۔ دودھ۔ دہی اور شربتوں کا پینا ترک کرنا۔ بال نوچنا دھیر یہ اور حیا وغیرہ شامل ہیں (بال نوچنے سے مراد اپنے سر و منہ کے بال بجائے منڈوانے کے نوچنا)

۱۵۔ سپاتر دان۔ صرف ان لوگوں کو خیرات دینا کہ جو اس کے لینے کے اہل ہیں۔

۱۶۔ سمادھی پد۔ سنگھ کے سادھو اور سادھویوں نیز دوسرے نرناریوں کی سیوا پوجا کرنا اور اشتعال دلائے جاتے یا غصہ آنے پر ہمیشہ برداشت کرکے پرامن رہنا اور معاف کر دینا۔

۱۷۔ گورو پد۔ گوروؤں۔ مہاتماؤں اور سچے تیاگیوں کی سیوا و پوجا پوری عقیدت رضامندی سے بلا تامل کرنا۔

۱۸۔ ابھیکشن گیان پد۔ ہمیشہ نئی سے نئی روحانی واقفیت اور ترقی کرنیکا خیال کرنا اور اس کے لئے کوشاں ہونا۔

۱۹۔ جن بانی پد۔ تیرتھنکر کے نروان کئے ہوئے بارہ انگ سوتروں کی تعلیم کرنا۔ ان میں عقیدت رکھنا اور ان پر عمل پیرا ہونا۔

۲۰۔ جن بھکتی پد۔ جین دھرم کے پھیلانے کے لئے دل و جان سے کوشش کرنا یہ ہر ایک جین دھرم کے پیرو کا فرض ہے۔

یہ وہ طریقے ہیں یہ وہ وسائل ہیں جن سے انسان تیرتھنکر کی پدوی کو حاصل کر سکتا ہے۔ ان میں سے کوئی ایک بھی پوری طرح سے اختیار کرنے سے دلی مراد بر آتی ہے لیکن جتنے زیادہ پر عمل کیا جائے اتنا ہی زیادہ اچھا ہے اتنی جلدی اور اتنی زیادہ سہولت سے منزل مقصود تک رسائی ہوتی ہے۔

تیرتھنکروں کے علاوہ جین تاریخ کے مطابق ۳۹ مہاپرش یا اعلیٰ انسان اس زمانہ میں ہوئے ہیں چکرورتی راجہ ۱۲۔ باسدیو راجہ ۹۔ پرتی باسدیو ۹ بلدیو ۹ چکرورتی راجاؤں کے نام یہ ہیں۔ بھرت[۱]۔ سگر[۲]۔ مگھو[۳]۔ سنت کمار[۴]۔ شانتی ناتھ[۵] کنتھو ناتھ[۶]۔ ارہ ناتھ[۷]۔ سبھوم[۸]۔ مہاپدم[۹]۔ ہری شین[۱۰]۔ سجے[۱۱]۔ برہم دت[۱۲]۔

باسودیوں کے نام۔ تری پرشٹ۔ دوی پرشٹ۔ سویمبھو۔ پرشوتم۔ پرش سنگھ۔ پنڈریک۔ دت۔ لچھمن۔ کرشن۔

پرتی واسدیوں کے نام۔ اشو گریو۔ تارک۔ راجندر۔ میرک۔ مدھو۔ نشمبھ پرہلاد۔ راون۔ جراسندھ۔

بل دیوں کے نام۔ اچل۔ وجے۔ بھدر۔ سوپربھ۔ سودرشن۔ آنند۔ نندن۔ پدم رامچندر۔ بل بھدر ۹ یہ جین تیرتھنکروں اور دیگر مہاپرشوں کا مختصر حال ہے۔ اگر مفصل دیکھنے کی ضرورت ہو تو دیگر جین شاستروں کا مطالعہ کیا جائے۔ فاسکر